مولانا فضل قادر حقانی

آہ ڈاکٹر صاحب! تجھے یاد کرے گا زمانہ

کہنے کو تو گل ہوا فقط ایک ہی چراغ
سچ پوچھئے تو بزم کی رونقیں چلی گئیں

نہ ہی کسی چینل پر موت کی خبر بریک ہوئی اور نہ ہی پرنٹ میڈیا پر عوام کو مطلع کیا گیا لیکن پھر بھی یہ ایک تاریخی جنازہ تھا ملک کے کونے کونے سے لوگوں کا ایک ایسا سیلاب اُمڈ آیا کہ نظر کو یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ حقیقی منظر نامہ ہے یہ انسانوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا جو غم اور افسوس کا شکار تھا وہ اپنے شیخ اور مربی کی اس جدائی پر خون کے آنسو رو رہا تھا علمی دنیا یتیم ہوگئی اور ڈاکٹر سید شیر علی شاہ کی صورت میں ایک تابندہ ستارہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ڈوب گیا۔

شہنشاہ تدریس امام الجہاد

ڈاکٹر صاحب کے جنازے میں شریک جم غفیر نے اس بات کو ثابت کردیا ہے کہ دلوں پر حکمرانی کرنے والے لوگ دنیا سے چلے جانے کے بعد ظاہر ہوجاتے ہیں۔ڈاکٹر صاحب کی سانحہ ارتحال سے پاک افغان خطہ علمی لحاظ سے یتیم ہوگیا ہے اور وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ یہ غم اور تازہ ہوتا جائے گا۔ڈاکٹر صاحب ایک جامع الکمالات اور فصیح اللسان شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ ایک نامور خطیب، ادیب، جید مدرس، مشفق استاد اور عملی لحاظ سے مجاہد بھی تھے۔ جہاد افغانستان میں ڈاکٹر صاحب کا کردار ہر دور میں مرکزی اور اہم رہا ہے یہی وجہ ہے کہ آج بھی دنیا بھر کے مجاہدین حضرت شیخ کو اپنا مربی اور امام الجہاد سمجھتے ہیں مختصر یہ کہ افغانستان میں امارت اسلامیہ کی نفاذ میں تن من اور دھن کی قربانی دینے والوں میں ڈاکٹر صاحب کا نام سرفہرست ہے اور رہے گا۔

خوش مزاج مہمان نواز

ڈاکٹر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایسی فصاحت اور بلاغت دی تھی کہ بڑے بڑے اہل لسان بھی اس خداداد صفت پر انگشت بدنداں ہوجاتے تھے عربی فارسی اردو پشتو اور انگریزی پر ڈاکٹر صاحب کو کمال درجے کا عبور حاصل تھا اس کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر صاحب خوش مزاجی اور مہمان نوازی میں اپنے مثال آپ تھے ایک مشفق استاد الحدیث ہونے کی وجہ سے ہر وقت ان کے ہاں مہمانوں کا جم غفیر رہتا تھا انہوں نے زندگی کا ایک بڑا حصہ مدینہ منورہ میں

گزارا تھا عالم اسلام کی اس عظیم شخصیت نے تقریبا ساٹھ سال سے زائد عرصہ قال اللہ اور قال الرسول کے مبارک ترین مشغلے میں صرف کیئے ہنس مکھ چہرہ اور نرم مزاجی میں ثانی نہیں رکھتے تھے عاجزی اور انکساری ان کے رگ رگ میں بسی ہوئی تھی۔

نسبت کی لاج

جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے مرتے دم تک منسلک رہے اور باوجود ضعف و بیماری کے جامعہ میں پابندی کے ساتھ درس حدیث دیتے رہے ڈاکٹر صاحب کی دلی تمنا تھی کہ موت جامعہ میں آجائے لیکن شاید اللہ کو ایسا منظور نہ تھا اور آخر کار عالم اسلام کی یہ عظیم محدث اور عالمی سکالر ۲۹ اکتوبر بروز جمعہ اس فانی دنیا سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دار آخرت کو چلے گئے آج ہر ایک آنکھ اشک بار ہے اور تمام ملت اسلامیہ غم سے نڈھال ہے ہر دل سے یہ آہ! نکل رہی ہے کہ ڈاکٹر صاحب تجھے یاد کرے گا زمانہ۔

ڈاکٹر صاحب کی جنازے میں لاکھوں افراد کی شرکت اور دفن ہوجانے کے بعد قبر کی خوشبو نے اس بات کو ثابت کردیا کہ اسلاف کے نقش قدم پر چلنے والے لوگ اللہ کے مقبول بندے ہوتے ہیں

تیرا سخن تیرا کردار قابل تقلید
تیرا وجود تھا حسن و خلوص کا پیکر

امام حسن بصریؒ احوال و آثار

تصنیف لطیف:

شیخ التفسیر مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ مدنیؒ

حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب کی رائے میں کہ ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحبؒ نے خود حضرت حسن بصری رحمہ اللہ علیہ کی سوانح پر اتنا بھرپور کام کیا کہ غالبًا ان کی شخصیت پر ایسا کوئی اور کام دستیاب نہیں ہے

اردو ترجمہ: مولانا محمد اسرار ابن مدنی، مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ

و مولانا محمد جان مدنی

برائے رابطہ: 0332-9174191